12368-کیا پیدا ہونے والے بچے کی جنس معلوم کرنا غیب سے ہے

سوال

اس دور میں ڈاکٹروں کا یہ بتانا کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی اور اللہ تعالی کے اس فرمان : "اور وہ (اللہ تعالی) ہی جو کچھ رحم میں ہے جانتا ہے "کو کیسے جمع کر سکتے ہیں ؟
اور تفسیر ابن جریر میں مجاہد سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے جننے کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کیا گیا ہے ؟ اور اللہ تعالی کے اس عام قول کی تخصیص کیا ہے "جو کچھ رحموں میں ہے"؟ ان سب میں جمع کیسے ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس مسئلہ میں بات کرنے سے پہلے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ بیان کردوں کہ قرآن کریم کی صریح نص کے ساتھ واقع کا کبھی بھی تعارض نہیں ہو سکتا، اور جب کسی واقع میں یہ ظاہر ہو رہا ہو کہ اس میں تعارض ہے تو یا تو وہ واقع صرف دعوی ہی ہوگا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی اور یا پھر قرآن کریم اس کے تعارض میں صراحت نہیں ہوگی، کیونکہ قرآن کریم کی صراحت اور واقع حقیقی دونوں قطعی ہیں اور دو قطعی چیزوں کے درمیان تعارض کبھی بھی ممکن ہی نہیں۔

تو جب یہ واضح ہو چکا تو ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے : کہ آج کے اس دور میں جدید آلات کے ساتھ رحم میں جو کچھ ہے اسے دیکھا جا سکتا ہے،.بچہ یا بچی کے علم کے متعلق جو کہا گیا ہے اگر تو وہ باطل ہے پھر تو اس میں کلام کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اسکا آیت کے ساتھ تعارض نہیں ہے کیونکہ آیت غیبی امور پر دلالت کرتی ہے جو کہ اللہ تعالی کے علم سے متعلق ہے اور وہ پانچ چیزیں ہیں، بچے کے غیبی امور یہ ہیں، ماں کے پیٹ میں کتنی مدت رہے گا، اس کی زندگی کتنی ہے، عمل کیسے ہوں گے، رزق کتنا ہوگا، نیک بخت ہے یا بد بخت، اور مکمل ہونے سے پہلے.بچہ ہے یا بچی لیکن خلقت یعنی یہ پتہ چل جانا آیا وہ.بچہ ہے یا بچی تو یہ علم غیب میں سے نہیں کیونکہ اس کی خلقت مکمل ہو جانے کے بعد علم شہادۃ میں آچکا ہے اور ان تین پردوں میں چھپا ہوا ہے اگر انہیں ہٹا دیا جائے تو اسکا پتہ چل جائے وہ.بچہ ہے یا کہ بچی، یہ کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالی نے ایسی شعائیں پیدا کردیں ہوں جو کہ ان اندھیروں کو پھاڑ کر اندر سے دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور یہ پتہ چل جائے کہ.بچہ ہے یا بچی اور پھر آیت میں بچے یا بچی کے علم کی تصریح نہیں اور نہ ہی سنت میں اس کا ذکر ملتا ہے

اور سائل نے جو مجاہد سے ابن جریر کا قول نقل کیا ہے، کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے جننے کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی، تو یہ قول منقطع ہے کیونکہ مجاہد رحمہ اللہ تابعین میں سے ہے۔

اور قتادہ رحمہ اللہ کی تفسیر کو اس بات پر محمول کرنا ممکن ہے کہ اللہ تعالی کا اس علم کو اپنے لئے خاص رکھنا یہ خلقت سے پہلے ہے یعنی مکمل ہونے سے قبل لیکن خلقت مکمل ہونے کے بعد دوسرے کو بھی علم ہو سکتا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کا سورت لقمان کی تفسیر میں یہ قول ہے : اور اسی طرح اللہ تعالی جو رحم میں پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی اور نہیں جان سکتا لیکن جب اللہ تعالی نے اس کے.بچہ یا بچی اور نیک بخت یا بد بخت ہونے کا حکم دے دیا تو ان فرشتوں کو جو اس کے لئے مقرر ہیں بھی علم ہو جاتا ہے اور اسکی مخلوق سے جسے وہ چاہے اسے بھی۔ اھ

اور آپ کا یہ سوال کہ "جو کچھ رحموں میں ہے" کو خاص کیا چیز کرتی ہے تو اس کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر تو آیت تخلیق کے بعد مذکر یا مونث کے متعلق ہے تو اسے واقع اور حس مخصص کرتی ہے، علماء اصول نے یہ ذکر کیا ہے کہ کتاب وسنت کی تخصیص یا تو نص یا اجماع یا قیاس یا حس یا عقل سے ہوتی ہے اور انکی یہ کلام معروف ہے۔

اور آیت سے مراد تخلیق سے قبل ہے تو پھر آیت کا تعارض کسی سے ہوتا ہی نہیں جو کہ مذکر و مونث کے علم میں کہا گیا ہے۔

اوراللہ تعالی کی تعریف اور شکر ہے کہ واقع میں ایسی کوئی چیز پائی ہی نہیں جاتی جوکہ صریح قرآن کے تعارض میں ہو، اور جوکچھ مسلمانوں کے دشمنوں سے قرآن کریم میں طعن کیا ہے کہ کچھ امورجوکہ ظاہری طورپر قرآن کے تعارض میں ہیں تویہ سب انکی کم عقلی اورکم فہمی کا شاخصانہ ہے کہ وہ قرآن کو سمجھ ہی نہیں سکے یا پھر انکی نیت میں فتور ہے لیکن اہل علم اوردین والے بحث وتمحیث کے بعد اسکی حقیقت کوپاتے ہیں جوکہ ان کے شبہات کوزائل کرتا ہے اس پر اللہ تعالی کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے اوراس کا احسان ہے ۔

تواس مسئلہ میں لوگوں کے دوگروہ ہیں اورایک درمیانی راہ ہے ۔

کچھ لوگوں نے توقرآن کریم کے ظاہر کولیا ہے جس میں اس کی کوئی صریح نص نہیں ملتی توانہوں نے جو بھی اس کے خلاف ہوچا ہے وہ یقینی معاملہ کیوں نہ ہواس کا انکارکیا ہے، تواس نے طعن کوا پنے ناقص نفس کی طرف کھینچ لیا، یا پھر قرآن میں طعن کیونکہ اس کی نظر یقینی واقع کے مخالف ہے ۔

اورکچھ لوگوں نے جس پر قرآن دلالت کرتا ان سے اعراض کیا اورمادیت کے پیچھے چل نکلے تویہ لوگ ملحد ہو گئے ۔

اوروسط اوردرمیانی راہ والے لوگ یہ ہیں، انہوں نے قرآن کریم کی دلالت کولیا اورواقع کی تصدیق کی اوریہ جان لیا کہ یہ دونوں حق ہیں اوریہ ممکن ہی نہیں کہ صریح قرآن کریم کسی ایسے ظاہر اوریقینی امر کے خلاف ہو توانہوں نے منقول اور معقول دونوں کوجمع کیا تواس بنا پر انکی عقلیں اوریہ دین بھی دونوں سلیم رہے، تواللہ تعالی نے مومنوں کواس چیزمیں ہدایت دی جس حق میں وہ اختلاف کرتے تھے اوراللہ تعالی جسے چاہتا ہے سیدھے راہ کی ہدایت دیتا ہے ۔

اللہ تعالی ہمیں اورہمارے مومن بھائیوں کواس کی توفیق دے اور ہمیں راہ ہدایت پر چلنے والا اورچلانے والا بنائے اوراصلاح کرنے والوں کا قائد بنائے، اللہ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا اورمیں اسی پر توکل کرتا ہوں اوراسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ ۔